السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی جلال دین قوم گجر ساکن جوڑبل ضلع لاہور کے مسماۃ ممتاز بی بی کے بطن سے تین بچے ہیں اور وہ ابنی بیوی کے ساتھ خوش وخرم زندگی بسر کر رہا تھا۔ لیکن چند دن قبل دو آدمیوں نے مل کر جلال دین کو محبوس کر کے اس کی کنپٹی پر پستول رکھ کر حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دو۔ یادرہے کہ مذکورہ دونوں آدمیوں میں سے ایک آدمی ممتاز بی بی سے شادی کرنا چاہتا ہے اوراس لئے انہوں نے جلال دین کو دھمکی دے کر اس باب پر مجبور کر دیا، لہذا جلال دین نے اپنی بیوی کو کہا کہ آج کے بعد تم میری ماں بہن کی طرح ہو۔ فتویٰ جاری فرمائیں کہ کیا ایسی حالت میں اس پر کوئی کفارہ وغیرہ تو نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں فتوی جاری فرئیں۔ اور اگر کفارہ ہے تو کتنا ہے؟ (ایک سائل: بذریعہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط سوال صورت مسؤلہ میں طلاق واقع ہوئی نہ ظہار ہی ہوا ہے۔ کیونکہ جلال دین گجر صورت مسؤلہ میں مکرہ یعنی مجبور تھا کہ پستول اس کی گردن پر رکھ دیا گیا تھا۔ لہذا مکرہ کی کوئی کاروائی شرعا معتبر نہیں۔ کیونکہ آدمی پر شرعی ذمہ داراس وقت عائد ہوتی ہے جب وہ اپنی کاروائی میں صاحب ارادہ اور باختیار ہو۔ اور یہ دونوں شرعی تکلیف کی بنیاد ہیں اور جب بنیاد ہی نہ ہو تو مجبور اور بے بس آدمی کا روائی شرعا معتبر نہیں۔

والمکرہ لاارادۃ لہ ولا اختیار ولاإرادۃ والاختیار هی اساس التکلیف فاذا انتفیا انتفی التکلیف واعتبر المکرہ غیر مسؤل عن تصرفاتہ۔ لأنہ مسلوب الإرادۃ. (1) فقہ السنۃ ج2 ص 212

اور قرآن مجید میں ہے:

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ... ١٠٦... النحل

کہ جو شخص کلمہ کفر بولنے پر مجبور کر دیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو وہ اس طرح کافر نہ ہوگا۔

اور حدیث میں ہے:

أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: "رفع عن أمتی الخطأ والنسیان وما استکرهوا علیہ". أخرجه ابن ماجه، وابن حبان، والدارقطنی، والطبرانی، والحاکم، وحسنه النووی وإلی هذا ذهب مالک، والشافعی، وأحمد، وداود من فقهاء الامصار، وبه قال عمر بن الخطاب، وابنه عبداللہ، وعلی بن أبی طالب، وابن عباس (1) فقہ السنۃ: ج2 ص 212

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سے غلطی، بھول چوک اور اکراہ و مجبوری کے عالم میں وقوع پذیر کاروائی پر کوئی شرعی حکم لاگو نہیں ہوتا۔ امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام داؤد ظاہری اسی طرف گئے'' کا یہی مذہب ہے۔،، خلاصہ کلام یہ کہ صورت مسؤلہ میں طلاق ہوئی اور نہ ظہار ہوا ہے۔ جلال دین گجر اوراس ہیں کہ مجبور اور بے بس وغیرہ کی کارروائی شرعا معتبر نہیں۔ حضرت عمر فاروق، عبداللہ بن عمر، علی اور ابن عباس کی بیوی ممتاز بی بی کا نکاح قائم اور بحال ہے۔ اور کوئی کفارہ بھی نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص828

محدث فتویٰ